گلیڈیولس کی کاشت

منافع بخش کاروبار

ڈاکٹرعدنان یونس، ڈاکٹرمحمداحسن،
ڈاکٹرعاطف ریاض، ڈاکٹرمحمدقاسم
انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز

دفترکتب، رسائل و جرائدِ جامعہ
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Office of University Books & Magazines, UAF

Publisher:
Prof. Dr. Shahzad M.A. Basra

Editorial Assistance:
Azmat Ali, Muhammad Ismail

Designed by:
Muhammad Asif (University Artist)

Composed by:
Muhammad Amin, Asif Mehmood

Price: Rs. 20/-

گلیڈ یولس کی کاشت: منافع بخش کاروبار

موجودہ دور میں پھولوں کی کاشت ایک ماحول دوست اور نہایت منافع بخش تجارتی سرگرمی تصور کی جاتی ہے۔ گلاب، گلیڈ یولس، جربرا، کنول کا پھول، گیندا اور گل شبو اہم تراشیدہ پھول ہونے کے ساتھ ساتھ اقتصادی اہمیت کے حامل ہیں۔گلیڈ یولس (Gladiolus) ایک اہم تجارتی تراشیدہ پھول کی حیثیت سے جانا جاتا ہے جو منفرد اور دیدہ زیب رنگوں اور قد و قامت کی وجہ سے بہت مشہور ہے اس لیے اس پھول کو ہر طرح کی پھولوں کی نمائش اور آرائش میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عالمی سطح پر گلاب، گل داودی اور کارنیشن کے بعد گلیڈ یولس چوتھے نمبر پر سب سے زیادہ کاشت اور فروخت کیا جانے والا تراشیدہ پھول ہے جبکہ پاکستان میں گلاب کے بعد سب سے اہم تراشیدہ پھول تصور کیا جاتا ہے۔گلاب کی کاشت کے 15200 ایکٹر رقبے کے مقابلے میں گلیڈ یولس 2970 ایکٹر تک کاشت کیا جاتا ہے جو کہ بہت کم ہے۔ چھوٹے پیمانے پر گلیڈ یولس کی کاشت کی رکاوٹ کو فی ایکٹر زیادہ پیداوار دینے والی اقسام اگا کر دور کیا جا سکتا ہے جو صرف جدید کاشت کاری کے اصولوں پر عمل کر کے ہی ممکن ہے۔ اگر تراشیدہ پھولوں کی صنعت پر مناسب توجہ دی جائے تو یہ ٹیکسٹائل کے بعد ملک کی دوسری بڑی صنعت بن سکتی ہے۔گلیڈ یولس نے مقامی منڈیوں میں پھول بیچنے اور خریدنے والے صارفین کی توجہ بڑی تیزی سے اپنی طرف مبذول کرائی ہے۔ شادیوں، محبت کرنے والوں کا عالمی دن، ماؤں کا عالمی دن اور اس طرح کی دوسری سماجی تقریبات نے موسمی مارکیٹنگ میں اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔حکومتی پالیسیوں میں حالیہ تبدیلیوں کی وجہ سے پھولوں کی فصلوں نے کسانوں کو اپنی طرف راغب کیا ہے کہ وہ عالمی منڈیوں تک اس کاروبار کو وسعت دیں۔گلیڈ یولس کی فصل میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ اس کو برآمد کر کے غیر ملکی زرمبادلہ کمایا جا سکے۔ روایتی فصلوں سے زیادہ منافع کا حصول، بڑی تعداد میں اقسام کی دستیابی اور ہر قسم کے موسمی حالات میں اس کی کاشت اس ملک میں گلیڈ یولس کے شاندار مستقبل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پنجاب میں قصور (پتوکی) لاہور اور فیصل آباد کے اضلاع میں گلیڈ یولس کی کاشت کی جاتی ہے جبکہ راولاکوٹ اور اسلام آباد کامیاب کاشت کے لیے ابھرتے ہوئے ممکنہ علاقے ہیں۔ ملک میں پھولوں کی پیداوار کے لیے مناسب ڈھانچے کا فقدان پایا جاتا ہے لیکن حالیہ اقدامات جیسے سڑکوں کی تعمیر، تعلیمی اور سرکاری اداروں کی اس میں شمولیت سے یہ کاروبار اب بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔

زمین کی تیاری

گلیڈ کی کاشت مختلف اقسام کی زمین میں کی جا سکتی ہے لیکن میرا یا ریتلی میرا زمین جس کی تیزابیت

5.8 سے 6.5 کے درمیان ہو بہتر سمجھی جاتی ہے۔ زمین کی تیاری میں دو حصہ عام مٹی، ایک حصہ موٹی ریت، ایک حصہ پتوں کی کھاد کو اچھی طرح ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر پتے کی کھاد میسر نہ ہو سکے تو اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈالیں۔

گلیڈ کی کاشت

گلیڈ کے بیج کو کارم (Corm) کہا جاتا ہے جبکہ کارم کے چھوٹے بچوں کو کارملز (Cormels) کہا جاتا ہے۔عموماً بڑے حجم کے کارمز کو کٹ پھول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس کے لیے 4 سے 6 سینٹی میٹر کے کارم کو منتخب کر کے ان کو ٹھنڈی، خشک اور ہوادار جگہ پر ذخیرہ کرنے سے پہلے پھپھوندکش زہر سے بھگو لینا چاہیے۔ معیاری پھول کے حصول کے لیے کارم کا سائز بہت اہمیت کا حامل ہے۔ بڑا کارم پھول پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ پھولوں کی پتیوں کا سائز بھی بڑا کرتا ہے۔

پنجاب میں گلیڈ یولس اگست سے نومبر میں کاشت کیا جاتا ہے جبکہ راولاکوٹ اور دوسرے پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت کا وقت مارچ اپریل ہے۔ یہ پٹڑیوں پر کاشت کیا جاتا ہے اور پٹڑیوں کا درمیانی فاصلہ دو فٹ ہونا چاہیے۔کارم کو 5 سے 6 انچ کی دوری پر لگایا جاتا ہے۔میدانی علاقوں میں 60000 سے 70000 کارم فی ایکٹر لگانے کی سفارش کی گئی ہے اور اس کو زمین کی سطح سے 3 سے 4 انچ نیچے دبا دیا جاتا ہے تاکہ اس کو سہارا مل سکے۔ گلیڈ یولس کی کاشت کے لیے ریتلی میرا زمین نہایت موزوں ہے۔اس کو گیلی مرطوب زمین میں کاشت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے پودے کی جڑیں گلنا شروع ہو جاتی ہیں۔سخت اور تر زمین پودے کی خوراک میں مانع ہوتی ہے جس سے جڑوں کی بڑھوتری میں کمی واقع ہوتی ہے۔

دیکھ بھال

کاشت کے بعد زمین کو گھاس پھوس اور خشک لکڑیوں سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ جڑی بوٹیاں کم پیدا ہوں اور زمین زیادہ دیر تک تر رہے جس سے زمین کا درجہ حرارت کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تیسرے اور چوتھے پتے نکلنے کے ساتھ ہی پھول بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ بڑھوتری کا یہ مرحلہ بہت نازک ہوتا ہے جس میں ذرا سی بے احتیاطی غیر معیاری پھول پیدا کرتی ہے۔ اسی مرحلہ میں نئے کارم پرانے کارم پر بننا شروع ہوتے ہیں جس سے نئی جڑیں پیدا ہوتی ہیں اسی لیے اس مرحلہ میں کسی بھی قسم کا خلل پھولوں کے بننے کے عمل کو بہت متاثر کرتا ہے جس کی وجہ سے پھول کم کھلنے کے علاوہ چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ کارم کو لگانے کے فوراً بعد آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پودوں کو موسم کے مطابق ہفتہ وار یا پندھواڑہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پودوں کو اوپر سے پانی نہیں دینا چاہیے جو پھولوں کے لیئے نقصان دہ ہے جس سے پھولوں کی پتیوں پر دھبے پڑ جاتے ہیں اور اس سے بیماری کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ گلیڈیولس کے پودے کو عموماً زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور پانی کی کمی سے پھول اور کارم کی نشوونما میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

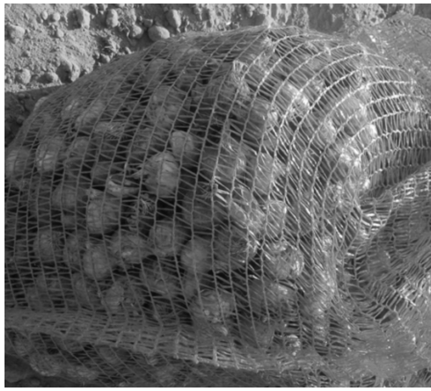

گلیڈیولس کے پودوں کے لیے گلی سڑی گوبر کی کھاد مصنوعی اور کیمیکل کھادوں سے زیادہ موزوں ہے۔ پودے لگانے کے چھ ہفتے بعد پانی میں کھاد کو حل کر کے پودوں کو لگا دیا جاتا ہے اور اگر یہ مناسب نہ ہو تو تین پتے نکلنے کے بعد نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش 50 کلوگرام فی ایکڑ ڈالنی چاہیے۔ جب چھ پتے نکل آئیں تو یہی عمل دوہرانا چاہیے۔ چھ سے آٹھ ہفتے کے بعد پودوں کے ساتھ مٹی چڑھانی چاہیے جب پھول بننا شروع ہو جائیں تو پودوں کو سہارا مہیا کیا جاتا ہے تاکہ تیز ہوا یا آندھی سے پودے نیچے نہ گر سکیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ اس مرحلہ پر کسی بھی قسم کا نقصان پودوں کے لیئے بہت مضر ثابت ہو سکتا ہے۔

گلیڈ کی کٹائی

پھولوں کی کٹائی پودے لگانے کے 85 سے 140 دن بعد کرنی چاہیے۔ جیسے ہی ڈنڈی کے نیچے سے پھول کا رنگ نظر آ جائے تو پھول کو کاٹا جا سکتا ہے۔ مقامی منڈیوں میں لے جانے کے لیے پھولوں کی کٹائی کا مناسب ترین وقت وہ ہے جب کونپل پھوٹنا شروع ہو جاتی ہے۔ زمین سے ڈنڈی پر دو سے تین پتے چھوڑ کر کٹائی کی جائے جس سے کارم دوبارہ اگنا شروع ہو جائیں گے۔ پھولوں کی کٹائی صبح یا شام کے وقت کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور پھولوں کو ڈنڈی سمیت کاٹنے کے فوراً بعد سایہ دار جگہ پر رکھ دینا چاہیے۔ پھولوں کو مڑنے یا خم سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں عمودی سمت میں رکھا جائے۔ پھولوں کو ڈنڈی کی لمبائی، پھولوں کا سائز و اقسام کے مطابق ترتیب دینا چاہیے۔ یکساں لمبائی کے لیے پھولوں کی ڈنڈی کو پانی کے اندر کاٹنا چاہیے۔ ترتیب دی ہوئی ڈنڈیوں کو صاف اور جراثیم سے پاک محلول جس میں بیکٹیریا کش دوا، سٹرک ایسڈ اور 4 سے 6 فیصد چینی میں رکھنا چاہیے۔ دس ڈنڈیوں پر مشتمل تراشیدہ پھولوں کے بنڈل کو گتے یا لکڑی کے بنے ڈبہ میں پانی کے بغیر رکھنا چاہیے۔ 33x33x120 سینٹی میٹر کے ٹیوب لائٹ یا ٹاٹ کی بوریاں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

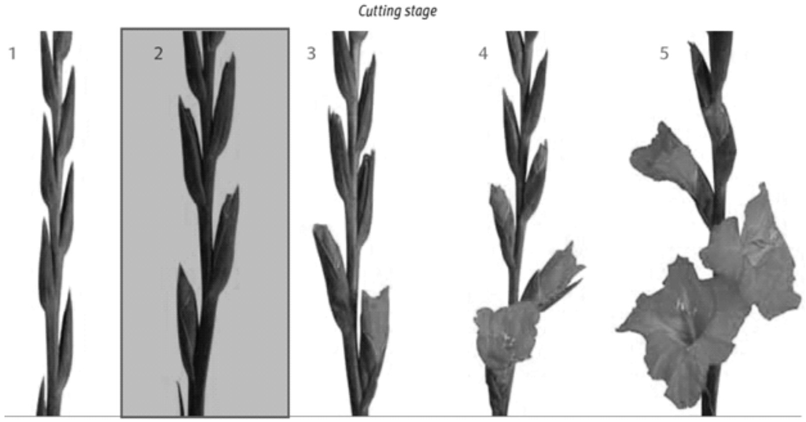

کیڑے مکوڑے اور انسداد

1- رس چوسنے والے کیڑے مثلاً گلیڈ کا تیلا، پھول کا تیلا

ان کیڑوں سے متاثرہ پتوں پر چمکیلے رنگ نما دھبے پڑ جاتے ہیں۔ پھولوں کی بڑھوتری رک جاتی ہے اور متاثرہ پھول یا تو بند رہتے یا پھر بلا ترتیب کھلتے ہیں۔ ان کیڑوں کے انسداد کے لیے فصل کے گردونواح میں جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ ان کیڑوں کے انسداد کے لیے بائی میتھرین 250 ملی لیٹر فی ایکڑ یا میلاتھیون 300 ملی لیٹر

فی ایکڑ سپرے کریں۔

2- امریکن سنڈی

گلیڈ کی فصل پر امریکن سنڈی کا بھی حملہ ہوتا ہے۔ یہ سنڈی پتوں اور پھولوں کو کھا جاتی ہے۔شدید حملے کی صورت میں میچ 200 ملی لیٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

بیماریاں

i- زرد فوزیریم

اس بیماری کی اہم وجہ خاص قسم کی فنجائی ہے جس کی بنیادی وجہ بیج کی ناقص دیکھ بھال ہے۔

علامات

ابتدائی طور پر پتے کی نوک زرد ہونا شروع ہو جاتی ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ نوک سے پورے پتے پر پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے پھول کی شاخ کی نشوونما رُک جاتی ہے اور بدنما ہو جاتا ہے۔شدید بیماری کی صورت میں پورے پودے کا رنگ جلا ہوا دکھائی دیتا ہے اور پودا گل سڑ کے مرجاتا ہے۔

انسداد

اس بیماری کے انسداد کے لیے کوتھائیمز ول بالترتیب 250 سے 500 پی پی ایم کے محلول میں بھگوئیں۔اس کے علاوہ پھپھوندی کش دوائی جیسے ریڈومل گولڈ 250 گرام فی ایکڑ پانی کے ساتھ ملا کر دیں یا پھر سپرے کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں ریوس 200 ملی لیٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

ii- گل سڑ جانا (سکیب)

زیادہ نمی کے حالات اور خاص طور پر غیر تسلی بخش سوھا زمین میں پتوں پر بیشمار چھوٹے سرخی مائل دھبے دکھائی دیتے ہیں۔اس بیماری کی صورت میں پودے کا اوپر کا حصہ ٹوٹ کر نیچے گر جاتا ہے اور چمکدار مادہ پتوں سے رسنا شروع کر دیتا ہے۔

انسداد

اس بیماری کے انسداد کے لیے ایمی سٹار 200 ملی لیٹر فی ایکڑ کا سپرے کریں۔

گلیڈیولس میں ایک عیب یہ ہے کہ یہ بھاری بھر کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی نقل و حمل مشکل اور مہنگی ہو جاتی ہے جو خلیجی ممالک میں برآمد کے لیے بڑی رکاوٹ ہے۔

جب پتے خشک ہونا شروع ہو جائیں تو کارم کو نکال کر 0.1 فیصد باوسٹن کے محلول میں ایک گھنٹہ کے لیے بھگو

کر سایہ میں رکھ دیا جاتا ہے۔اس کے بعد ہوادار لکڑی کے ڈبوں یا ٹاٹ کی بوریوں میں رکھ کر 5 سے 10 ڈگری سینٹی گریڈ پر ذخیرہ اندوزی کرنی چاہیے۔گلیڈیولس کی کاشت سے کسان صرف چار ماہ میں ایک ایکڑ سے دو سے تین لاکھ کما سکتے ہیں۔تاہم اس فصل کو موجودہ روایتی فصلوں کے درمیان متعارف کرانا بڑا کارنامہ ہے جہاں کسان قدرتی وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کر کے زیادہ آمدنی کما سکتا ہے۔ہمارے پاس اس فصل کے لیے موزوں آب و ہوا اور کم اجرت والے مزدور دستیاب ہیں اور اس کے علاوہ اس فصل کی کاشت کے لیے زمین اور پانی کی کم ضرورت ہوتی ہے۔یہ فصل لگ بھگ سارا سال اچھا منافع دے سکتی ہے اور اس کے لیے زیادہ عرصہ انتظار بھی نہیں کرنا پڑتا اور اس پر لاگت کے مقابلے میں منافع دوسری روایتی فصلوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ماہر اور ہنر مند افراد تیار کریں اور کسانوں کی بقاء کے نئے ذریعے دریافت کریں تا کہ اپنی مصنوعات عالمی منڈیوں میں برآمد کر کے ملکی معیشت کو محفوظ اور مضبوط کر سکیں۔